سورة البقرة

آيات ٢٥٣ - ٢٥٥

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ
بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ
الْقُدُسِ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ
لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿٢٥٣﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ
وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ ۚ ۵ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا
خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾

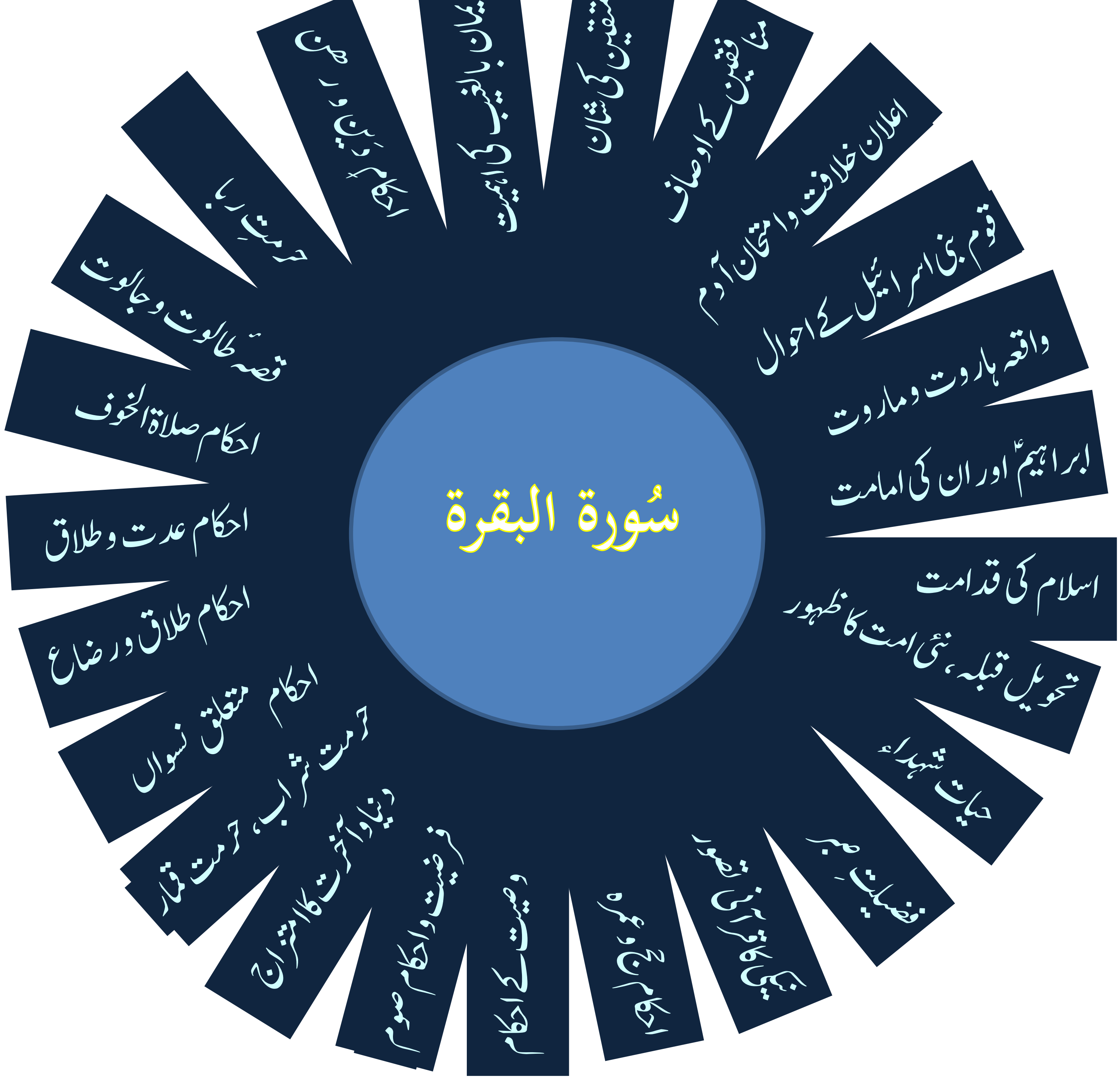

سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمتِ ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

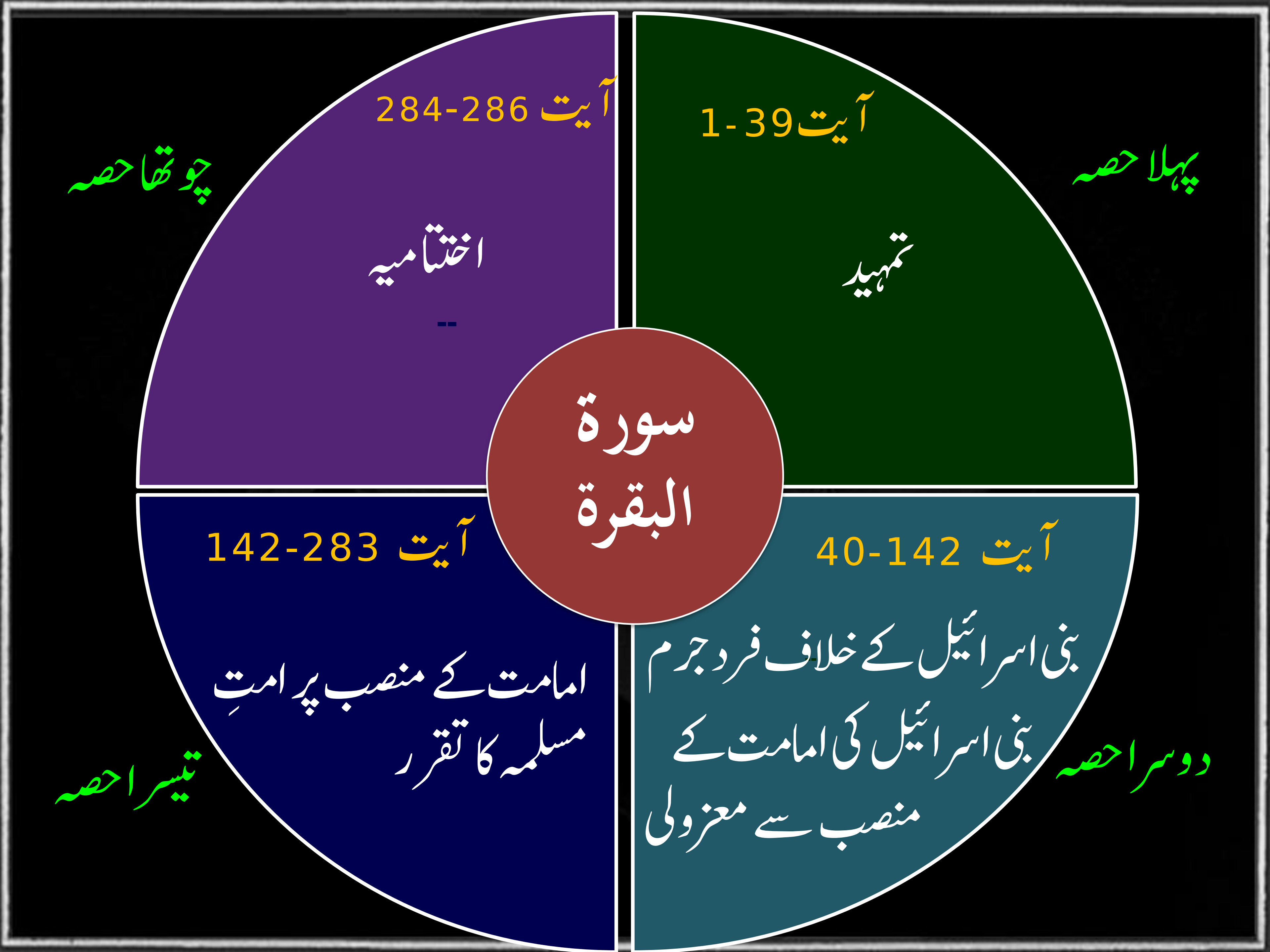
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- حلال و حرام کے احکام
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا - یہ رسول ہیں، فضیلت دی ہے ہم نے

فَضَّلَ يُفَضِّلُ ، تَفْضِيْلاً -
فضیلت دینا، بزرگی عطا کرنا (II)

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ -ان کے بعض کو بعض پر

مِنْهُمْ مَّنْ -ان میں وہ بھی ہیں جن سے

كَلَّمَ اللّٰهُ - کلام کیا اللہ نے

وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ -اور بلند کیا بعض کو

دَرَجٰتٍ - درجات (میں)

وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ -اور ہم نے دیا عیسیٰ ابن مریم کو

الْبَيِّنٰتِ - کھلی نشانیاں (معجزے)

وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

وَ اَيَّدْنٰهُ - اور ہم نے تقویت دی ان کو

أَيَّدَ يُؤَيِّدُ ، تأييدًا : مدد کرنا، تائید کرنا (II)

بِرُوْحِ الْقُدُسِ - پاک روح سے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ -اور اگر چاہتا

مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ - تو آپس میں نہ لڑتے وہ لوگ

مِنْۢ بَعْدِهِمْ -ان (رسولوں) کے بعد

مِّنْۢ بَعْدِ - اس کے بعد

مَا جَآءَتْهُمُ - کہ جو آئیں ان کے پاس

الْبَيِّنٰتُ - کھلی نشانیاں

وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾

وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا - اور لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ -تو ان میں وہ بھی ہیں جو ایمان لائے

وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ -اور ان میں وہ بھی ہیں جنھوں نے کفر کیا

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ -اور اگر اللہ چاہتا

مَا اقْتَتَلُوْا - تو وہ لوگ آپس میں نہ لڑتے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ -اور لیکن اللہ تعالیٰ

يَفْعَلُ - کرتا ہے

مَا يُرِيْدُ -جو وہ چاہتا ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ
دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا
اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ
اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۧ ﴿۲۵۳﴾

یہ رسول (جو ہماری طرف سے انسانوں کی ہدایت پر مامور ہوئے) ہم نے ان کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مرتبے عطا کیے۔ ان میں کوئی ایسا تھا جس سے خدا خود ہمکلام ہوا، کسی کو اس نے دوسری حیثیتوں سے بلند درجے دیے، اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم کو روشن نشانیاں عطا کیں اور روح پاک سے اس کی مدد کی۔ اگر اللہ چاہتا، تو ممکن نہ تھا کہ ان رسولوں کے بعد جو لوگ روشن نشانیاں دیکھ چکے تھے، وہ آپس میں لڑتے۔ مگر (اللہ کی مشیّت یہ نہ تھی کہ وہ لوگوں کو جبراً اختلاف سے روکے، اس وجہ سے) انہوں نے باہم اختلاف کیا، پھر کوئی ایمان لایا اور کسی نے کفر کی راہ اختیار کی۔ ہاں اللہ چاہتا، تو وہ ہرگز نہ لڑتے، مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

محمد اقبال

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ
دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا
اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ
اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾

Those messengers We endowed with gifts, some above others: To one of them Allah spoke; others He raised to degrees (of honour) ; to Jesus the son of Mary We gave clear (Signs) , and strengthened him with the holy spirit. If Allah had so willed, succeeding generations would not have fought among each other, after clear (Signs) had come to them, but they (chose) to wrangle, some believing and others rejecting. If Allah had so willed, they would not have fought each other; but Allah Fulfills His plan.

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

انبیاء و رُسل میں بعض کو بعض پر فضیلت

- نبوت و رسالت کے لحاظ سے تمام پیغمبر ایک دوسرے کی مثل و نظیر ہیں
- تمام انبیاء علیھم السلام میں اللہ کی طرف سے حجت ہونے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ سب ایک ہی مشن کے امین ہیں (لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ) البقرہ : ۲۸۵
- اس آیت میں اہل کتاب پر تنقید بھی۔ انبیا و رُسل کے بارے میں ان کے تعصّبات پر کلام
- سب انبیاء و رسل کو اللہ نے فضیلتیں اور مراتب بخشے، اور اپنے لطف و کرم سے نوازا
- اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی پہلو سے فضیلت بخشی ہے اور اس اعتبار سے وہ دوسروں پر ممتاز ہے۔ چنانچہ جزوی فضیلتیں مختلف رسولوں کی ہو سکتی ہیں
- البتہ کلّی فضیلت تمام انبیاء و رسل علیہ السلام پر محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے۔
- رسولوں کے ذریعے سے علم حاصل ہو جانے کے بعد جو اختلاف لوگوں کے درمیان رونما ہوئے اس کا سبب، اللہ کی مشیت (لوگوں کو ارادے کی جو آزادی عطا کی اس کا استعمال کرکے لوگوں کی آزمائش کہ وہ اعتقاد و عمل کی راہوں کا انتخاب کرتے ہیں یا کفر و بغاوت کا)۔ ایسا نہیں ہے کہ اللہ اس کو روک دینے پہ قادر نہ تھا (جیسا کہ لوگ خیال کر رہے ہیں)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خُلَّةٌ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

اَنْفِقُوْا - تم خرچ کرو

مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ - اس میں سے جو ہم نے دیا تم کو

مِّنْ قَبْلِ - اس سے پہلے

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ - کہ آئے وہ دن

لَّا بَيْعٌ فِيْهِ - کوئی سودا نہیں ہے جس میں

وَلَا خُلَّةٌ - اور نہ کوئی دوستی ہے

بَاعَ : خرید وفروخت کرنا، لین دین کرنا

بیع - خرید وفروخت

خَلَّ يَخُلُّ ، خَلاًّ کسی چیز میں سوراخ کرنا

خِلال - سوراخ ، کسی چیز کے دو کناروں کا درمیانی فاصلہ ، دراڑ

خُلَّةٌ : - ایک میٹھی گھاس (یعنی مٹھاس سوراخ کر کے گھاس کے اندر چلی جاتی ہے)

استعارةً - دوستی کے معنی

وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

وَّلَا شَفَاعَةٌ - اور نہ ہی کوئی شفاعت ہے

(ش ف ع)

شَفَعَ يَشْفَعُ ، شَفَاعَةً - سفارش کرنا	بنیادی معنی ۔ جوڑا بنا
کسی چیز کو اس جیسی دوسری چیز سے ملا کر جوڑا بنا دینا	کسی کی مدد کرتے ہوئے اس کے ساتھ مل جانا

وَالْكٰفِرُوْنَ -اور انکار کرنے والے

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ - ہی ظالم ہیں

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ
فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، جو کچھ مال متاع ہم نے تم کو بخشا ہے، اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی۔ اور ظالم اصل میں وہی ہیں، جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔

O ye who believe! Spend out of (the bounties) We have provided for you, before the Day comes when no bargaining (Will avail) , nor friendship nor intercession. Those who reject Faith they are the wrong-doers.

محمد اقبال

يَآاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ

جہاد و انفاق کا مضمون مختلف اسالیب میں تکرار کے ساتھ

- انفاق کا یہ حکم اس خوبی اور بلاغت کے ساتھ جس سے ① انفاق میں آسانی پیدا ہوتی ہے ② ان خرابیوں کی نشاندہی بھی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انسانوں کے عقائد میں دراڑیں پیدا ہوئی
- ① تم اللہ کے راستے میں اس مال و دولت اور ان نعمتوں میں سے خرچ کرو جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہیں (یہ سب اللہ کی عنایت کی وجہ سے تمہیں عطا ہوئیں ـ انھی میں سے خرچ کا تقاضا)
- ② جلد ہی تم اس دن میں کھڑے ہونے والے ہو جس دن نہ تو تم اپنی دولت سے کوئی چیز خرید سکو گے اور نہ تم کوئی چیز بیچ سکو گے۔ نہ وہاں کسی کی دوستی تمہارے کام آئے گی، نہ کسی کی سفارش تمہیں نفع پہنچا سکے گی۔ وہاں تو زندگی میں کی ہوئی نیکیاں اور اللہ کے راستے میں ایثار اور انفاق کا سرمایہ تمہارے کام آئے گا۔
- کفر کی روش اختیار کرنے والوں سے مراد۔ یا تو وہ لوگ ہیں جو خدا کے حکم کی اطاعت سے انکار کریں اور اپنے مال کو اس کی خوشنودی سے عزیز تر رکھیں۔ یا وہ لوگ جو اس دن پر اعتقاد نہ رکھتے ہوں۔ یہاں کفر اصطلاحی کافر کے معنی میں نہیں بلکہ معنوی کفر کے معنی میں یعنی اللہ کے حکم کا انکار کرنے والے

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ۬ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ - اللہ کسی قسم کا کوئی الہ نہیں ہے

اِلَّا ھُوَ - سوائے اس کے

اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ -(جو) زندہ ہے ، تھامنے والا ہے

لَا تَاۡخُذُہٗ - نہیں پکڑتی اس کو

سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ - کوئی اونگھ اور نہ کوئی نیند

لَہٗ مَا - اس کی ہی (ملکیت) ہے جو ہے

فِی السَّمٰوٰتِ - آسمانوں میں

وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ - اور وہ جو ہے زمین میں

الْحَيّ - صفت مشبہ کا صیغہ - ہمیشہ زندہ رہنے والا جس کی نہ ابتدا معلوم نہ انتہا

الْقَيُّومُ - صیغہ مبالغہ- وہ ذات جو خود قائم رہنے والی ہو اور دوسروں کو قائم رکھنے والی ہو

وَسِنَ يُوسَنُ ، وَسَنًا و سِنَةً اُونگھ آنا

سِنَةٌ - اُونگھ

نَامَ يَنَامُ ، نَوْمًا- نیند کرنا، سونا

مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ‌ ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ‌ ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ

مَنۡ ذَا الَّذِىۡ - کون ہے وہ جو

يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ - شفاعت کرے اس کے پاس

اِلَّا بِاِذۡنِهٖ -مگر اس کی اجازت سے

يَعۡلَمُ مَا - وہ جانتا ہے اس کو جو

بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ -ان کے آگے ہے

بَیۡنَ یَدَیۡ- ہاتھوں کے درمیان- یعنی آگے یا سامنے

وَمَا خَلۡفَهُمۡ - اور اس کو جو ان کے پیچھے ہے

وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ -اور وہ احاطہ نہیں کرتے

بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ - کسی چیز کا اس کے علم میں سے

اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

اِلَّا بِمَا شَآءَ - مگر اس کا جو وہ چاہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ - کشادہ ہوا اس کا تخت حکومت

كُرْسِي - بیٹھنے یا جمنے کی جگہ ، کرسی، تختِ حکومت

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ - آسمانوں میں اور زمین میں

وَلَا يَـُٔوْدُهٗ - اور نہیں تھکاتا اس کو

(ء و د) آدَ يُؤُدُ ، اَوْدًا - گرانبار کرنا، تھکانا

حِفْظُهُمَا - ان دونوں کی حفاظت کرنا

وَ هُوَ - اور وہ

الْعَلِيُّ - بالاتر ہے

عَلَا يَعْلُوْ ، عُلُوًّا - بلند ہونا، غالب ہونا، سرکشی کرنا

الْعَظِيْمُ - عظیم ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا
يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

اللہ، وہ زندہ جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اس کے سوا کوئی خدا
نہیں ہے نہ وہ سوتا ہے، اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ
ہے، اسی کا ہے۔ ، کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش
کر سکے ؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل
ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت
ادراک میں نہیں آسکتی اِلّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی
حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور ان کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا
دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔

محمد اقبال

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ
كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

Allah! There is no god but He,-the Living, the Self-subsisting, Eternal. No slumber can seize Him nor sleep. His are all things in the heavens and on earth. Who is there can intercede in His presence except as He permitteth? He knoweth what (appeareth to His creatures as) before or after or behind them. Nor shall they compass aught of His knowledge except as He willeth. His Throne doth extend over the heavens and the earth, and He feeleth no fatigue in guarding and preserving them for He is the Most High, the Supreme (in glory) .

آیت الکرسی

- آیۃالکرسی توحید کے عظیم ترین خزانوں میں سے ایک ہے، توحید اور خاص طور پر توحید فی الصفات کے موضوع پر قرآن کریم کی عظیم ترین آیت، آیۃالکرسی ہے
- رسول اللہ ﷺ نے اسے تمام آیات قرآنی کی سردار قرار دیا ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ الْبَقَرَةُ ، وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ : آيَةُ الْكُرْسِيِّ . التِّرْمِذِي ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃبقرہ ہے۔اس میں ایک ایسی آیت ہے جو تمام آیات کی سردار ہے اور وہ ہے آیۃالکرسی
- ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: " جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخلے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی" [النسائی]
- عن أبي أمامة رَضيَ اللهُ عَنْهُ- أن رسولَ اللهِ ﷺ قال:اسْمُ اللَّهِ الأَعظَمُ فِي سُوَرٍ مِنَ القُرآنِ ثَلَاثٍ: فِي البَقَرَةِ وَآلِ عِمرَانَ وَطَه. [رواه ابن ماجه، وحسَّنه الألباني في صحيح ابن ماجه]
- بلاشک و شبہ اللہ عزوجلّ کا اسم اعظم قرآن کی تین سورتوں میں ہے، البقرۃ،آل عمران،طٰہٰ

اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرۃ و آل عمران)، وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ (طٰهٰ)

آیت الکرسی

- یہ آیت (آیۃ الکرسی) اگر سونے سے قبل پڑھ لی جائے تو پڑھنے والا رات بھر شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے- [صحیح بخاری بروایت ابو ھریرۃؓ]
- جس گھر میں یہ آیت پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے [احمد و ترمذی بروایت ابی بن کعب]
- وعن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ المَكْتُوبَةِ، كَانَ فِي ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلاَةِ الأُخْرَى.
- جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی وہ اگلی نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے- الترغيب والترهيب
- -

آیت الکرسی

یہاں اس مقام پر آیۃ الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا ذکر کس مناسبت سے

- اس سے پہلے بیان کیے گئے احکامات و مباحث (امت کو خطاب)
- مسلمانوں کو دین حق کے قیام کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے پر اکسایا گیا
- انہیں ان کمزوریوں سے بچنے کی تاکید کی گئ جن میں بنی اسرائیل مبتلا ہو گئے تھے۔
- پھر یہ حقیقت سمجھائی گئ کہ فتح و کامیابی کا مدار تعداد اور ساز و سامان کی کثرت پر نہیں، بلکہ ایمان، صبر و ضبط اور پختگی عزم پر ہے
- پھر جنگ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جو حکمت وابستہ ہے اس کی ذکر (دنیا کا انتظام اور دفع فساد)
- اس غلط فہمی کا ازالہ کہ انبیاء و رسل کی آمد کے باوجود نہ اختلافات مٹے، نہ نزاعات ختم ہوئے تو کیا اللہ ایسا ہی بے بس تھا کہ اس نے ان خرابیوں کو دور کرنا چاہا اور نہ کر سکا
- اب وہ بات بتائی گئ۔ کہ انسانوں کے عقائد و نظریات اور مسالک و مذاہب خواہ کتنے ہی مختلف ہوں، بہر حال حقیقت نفس الامری، جس پر زمین و آسمان کا نظام قائم ہے، یہ ہے جو اس آیت میں بیان کی گئ ہے انسانوں کی غلط فہمیوں سے یہ حقیقت نہیں بدل سکتی۔ جو اسے مان لے گا، وہ خود ہی فائدے میں رہے.....

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۵ۚ

اللہ کا تعارف اور اس کی اصل حیثیت کی وضاحت

- دنیا کی قدیم وجدید کم و بیش تمام اقوام کے اندر ایک بالاتر ہستی کا تصور (supreme being) موجود ہے لیکن یہ انتہائی دھندلا، گنجلک اور مبہم تصور ہے یہاں سب سے پہلے اس ہستی کے متعلق ابہام، غلط نظریات اور افراط تفریط کو دور کرنے کے لیے اس ذات کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ اس کی مخلوق شرک کے اندھیروں میں نہ رہے
- **اس کی الوہیت کا تعارف**- وہ اکیلا حقیقی معبود (الٰہ) ہے، اسی کی ہی عبادت، ، اسی سے محبت، اس کی اطاعت، اسی سے استعانت، اسی کی حاکمیت، اسی کی شریعت ..... اس کے سوا کوئی نہیں..
- وہ ہمیشہ سے اور ہمیشہ کے لیے زندہ، کسی کی بخشی ہوئی زندگی سے نہیں، از خود اور باخود زندہ، اس کو موت نہیں آ سکتی، وہ موت کا خالق ہے اس کی زندگی میں کوئی ضعف، کمزوری اور احتیاج نہیں
- وہ قیوم ہے- وہ ذات جو خود اپنے بل پر قائم ہے، جس کے بل بوتے ہی پر کائنات کا یہ سارا نظام قائم ہے، وہ سب چیزوں کا محافظ اور نگہبان ہے۔
- ان تمام معبودوں کی نفی- جو نہ زندہ ہیں نہ دوسروں کو زندگی دے سکتے ہیں، اور نہ خود قائم ہیں، نہ دوسروں کو قائم رکھنے والے ہیں، بلکہ خود اپنی زندگی اور بقا کے لیے ایک حی و قیوم کے محتاج ہیں

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ

نہ اس پر اونگھ غالب آتی ہے نہ نیند۔

- اِس نفی سے نیند کی ابتدااورانتہا، دونوں کی نفی کی ہے۔
- اونگھ سے نیند کی نفی تو ہو ہی گئی لیکن نیند کی نفی صراحتاً کر دی گئی
- نیند ایک بشری اور حیوانی کمزوری۔ غفلت جس کے لوازم میں سے ہے لیکن اللہ تعالیٰ ان نقائص سے پاک اور منزہ ہے،
- وہ ایک لحظہ کیلیئے بھی کائنات کی تدبیر اور اسے قائم رکھنے سے غافل نہیں ہوتا
- کائنات اور اس میں موجود مخلوق کے لیے اللہ کا فیض ایک لمحے کے لیے بھی منقطع نہیں ہوتا
- اس کا تقابل بائبل میں موجود عقائد سے....
- ... کہ اللہ نے اس کائنات کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر تھک گیا اور ساتویں دن آرام کیا
- إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لاَ يَنَامُ وَلاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ. يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ. يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ (رواہ مسلم.١٧٩) بے شک اللہ سوتا نہیں اور سونا اس کے شان شایان نہیں........

لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ ؕ

اللہ تعالیٰ کی مالکیت اور حاکمیت مطلق

لَہٗ (خبر) کو پہلے لا کر حصر کے معنی (ہر چیز کا اللہ کی ملکیت میں ہونا اور کسی اور کا نہ ہونا)

- آسمانوں اور زمین کا حقیقی مالک وہی ہے۔ اس کائنات میں اس کے علاوہ کسی اور کی دخل اندازی کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ پوری کائنات میں صرف اس کا تصرف ہے
- اپنی سلطنت میں خداوندی کے جملہ اختیارات کا مالک وہ خود ہی ہے۔ کوئی دوسرا نہ اس کی صفات میں اس کا شریک ہے، نہ اس کے اختیارات میں اور نہ اس کے حقوق میں
- دوسری مخلوقات کے تصرفات اللہ کی طرف سے ودیعت شدہ ہیں۔
- وہ اکیلا ہی سب کا مالک، سب کا آقا، سب کا حکمران، سب کا ملجا وماویٰ، سب اس کے مملوک - اس کا فیصلہ قطعی وآخری اور اس کا حکم اٹل اور حرف آخر ہو۔
- جو کچھ انسان کے اختیار میں ہے اور جن چیزوں سے وہ استفادہ کرتا ہے وہ اس کی حقیقی ملکیت نہیں ہیں۔ انسان کا ان چیزوں پر تصرف - معین کردہ شرائط کے تحت ایک محدود مدت تک

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ

استفہام انکاری

(کوئی شخص بھی خدا کے حکم کے بغیر اس کی بارگاہ میں شفاعت و سفارش نہیں کرسکتا)

- عالم وجود پر اللہ تعالیٰ کی مکمل مالکیت کا مطلب کائنات میں ہر قسم کی مستقل قدرت کی نفی ہے
- پھر کون ہے جو اس کی ملکیت اور اس کے تصرف میں دخل دے؟
- کائنات میں تو ہر چیز اس کی محکوم، مملوک اور ملکیت ہے، کس کی کیا مجال کی اس کی بارگاہ میں دخل اندازی کرے
- سورۃ البقرۃ میں ۳ مرتبہ اس بات کا دو ٹوک انداز میں انکار (categorical denial)

وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ، وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ ، أَنْ یَأْتِيَ یَوْمٌ لَا بَیْعٌ فِیهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ

- اگر وہ خود چاہے تو کسی کو اس کی اجازت دے سکتا ہے اور جس کے لیے چاہے اجازت دے
- شفاعت کے جس تصور نے قوموں کو تباہ کیا ہے.......

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ مَا خَلۡفَهُمۡ ۚ

اللہ تعالیٰ کا علم (شفاعت کے ساتھ اس کا تعلق)

- پچھلے جملے میں - شفاعت بارگاہ الٰہی میں حکم خدا ہی سے ممکن ہے - یہاں اس جملے میں اس کی دلیل کے طور پر فرمایا کہ خدا شفاعت کرنیوالوں کے گزشتہ اور آئندہ حالات سے آگاہ ہے
- کوئی کسی کی شفاعت کس طرح کر سکتا ہے جب کہ وہ اس کے بارے میں احاطہ علمی نہ رکھتا ہو
- جسے کائنات کی موجودات میں پنہاں مصالح و مفاسد کا اور نہ سامنے کی باتوں کا علم ہے کہ یہ کیوں ہیں اور نہ آنے والی باتوں کا علم ہے کہ وہ کیا ہیں، تو وہ کس بنا پر شفاعت کرے گا؟
- اللہ تعالیٰ ہر آدمی کے مالہ وما علیہ سے واقف ہے۔ جو کچھ سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو پیچھے ہے وہ اس سے بھی باخبر ہے۔ یعنی اس کے لیے زمانے کی کوئی تقسیم نہیں۔ اس کی نگاہوں کے سامنے ظاہر و باطن کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس لیے کوئی سفارش کرنے والا اسے یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ اس کیس کو پوری طرح نہیں جانتے میں جانتا ہوں

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ

- یہ جملہ بھی در حقیقت سابقہ جملے کی تاکید کے طور پر ہے اور علم خدا کے مقابلے میں شفاعت کرنے والوں کے محدود علم کی طرف اشارہ ہے
- علم کے اعتبار سے احاطہ یہ ہے کہ اس کے وجود، جنس، کیفیت، غرض و غایت، اس کی ایجاد وغیرہ سب باتوں کا علم ہو (امام راغب)
- کوئی شخص بھی اپنی طرف سے کوئی علم نہیں رکھتا اور انسان کے تمام علوم خدا کی طرف سے ہیں۔ انسان کے علوم و معارف، علم خدا کا ایک معمولی سا پرتو ہیں۔
- اللہ کا علم مطلق ہے، لا محدود ہے
- انسان اللہ تعالیٰ کے مطلق علم سے آگاہ نہیں ہو سکتا
- بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انبیاء علیہ السلام اور بعض صالحین بھی غیب کا علم رکھتے ہیں اور انہیں ماضی، مستقبل، حال کی خبر ہوتی ہے (یہ تصور ایت الکرسی کے اس جملے سے یکسر متصادم ہے)

وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ

اللہ تعالیٰ کی حکومت وقدرت آسمانوں اور زمین (عالم ہستی) پر محیط ہے۔

- سابقہ جملوں کو مد نظر رکھتے ہوئے " کرسی " سے مراد حکومت، قدرت الٰہی اور اس کا اختیار (Authority) ہے۔
- جہاں اس کی حکومت زمین اور آسمانوں پر محیط ہے، وہاں اس کا علم بھی ہر چیز کو محیط ہے، کیونکہ اقتدار بلا علم نہیں ہو سکتا۔
- اس کی کرسی کا زمین و آسمانوں پر محیط ہونا اس کے احاطہ علمی کا لازمی نتیجہ ہے۔
- يا أبا ذرٍّ ما السَّمواتُ السَّبعُ مع الكُرسيِّ إلَّا كحلقةٍ مُلقاةٍ بأرضٍ فلاةٍ وفضلُ العرشِ على الكُرسيِّ كفضلِ الفلاةِ على الحلقةِ - کرسی کی وسعت وفراخی ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے ایک بڑے میدان میں انگشتری کا حلقہ (چھلّہ) ڈال دیا جائے
- یہ انسانی تصور و تخیل سے ماوراء چیز ہے

وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

- تدبیر عالم سے غافل نہ ہونا، مطلق مالکیت، علم اور قدرت اور اسباب و علل کو تاثیر دینا سب خدا تعالیٰ کی قیومیّت کی دلیلیں اور نشانیاں ہیں۔
- آسمانوں اور زمین کی حفاظت اور ان کا تھامنا اس پر ذرا بھی گراں نہیں اور اس سے اس پر کوئی تکان طاری نہیں ہوتی
- آسمان و زمین (عالم وجود) کی حفاظت خدا تعالیٰ کیلئے سخت و دشوار نہیں ہے۔
- اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۔ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۔۔ {۱۰ یونس: ۳}
- یقینا تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر اقتدار قائم کیا، وہ تمام امور کی تدبیر فرماتا ہے، اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔
- تخلیق کائنات کی طرح تدبیر کائنات میں بھی اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔ لہٰذا تفویض کا نظریہ باطل ہے

وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۲۵۵﴾

- اس کی قدرتوں کی وسعتوں اور اس کے علم کی لامحدودیت کو اپنے محدود علم اور عقل کے پیمانوں سے نہ ناپو
- وہ تمہاری قوت احساس سے بھی بلند ہے اور تمہارے تصور ادراک سے بھی عظیم ہے
- جب تک اس کی عظمتوں کا صحیح تصور اپنے اندر پیدا نہیں کروگے اس وقت تک شرک کے کانٹے پھوٹتے رہیں گے
- جب تک اس کی ذات کو ظن و قیاس اور تشبیہ و تمثیل کی خیال آرائیوں سے بلند نہیں سمجھوگے اس وقت تک کوئی نہ کوئی شیطان تمہیں وسوسوں کی گمراہی میں مبتلا کرتا رہے گا
- وہ مقام و مرتبہ، شان و عظمت، ذات، غلبہ، مخلوق پر بالادستی، صفات کے کمال سب میں سب سے بلند ہے، کوئی چیز اس سے اوپر نہیں ہے، ہر چیز اس کی عظمت کے سامنے معمولی اور حقیر ہے

آیت الکرسی

- اس آیت مبارکہ کو یاد کریں
- اس کے معانی سکھیں
- اس کی روزانہ صبح شام، تمام نمازوں کے بعد اور رات کو سوتے وقت شعوری تلاوت کریں
- اس پہ غور وتدبّر کو روزمرہ کا معمول بنائیں
- اس میں بیان کردہ اللہ کی صفات پہ غور کرکے ان کا بہتر فہم حاصل کریں
- اس میں بیان کردہ عقیدہ اختیار کریں
- اس عقیدے کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں
- آیت الکرسی کے پیغام کی ترویج کریں اور دنیا میں پھیلائیں
- یہ عظیم آیت شریفہ جس عظیم کتاب کا حصہ ہے اس کی تلاوت، اس کی تعلیم، اس کی ترویج، اس کا ابلاغ اور اس پہ عمل کریں تاکہ اللہ کے وعدے کے مصداق دین و دنیا کی بھلائیاں ملیں

اضافی مواد

Reference Material

آیت الکرسی

- عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِى أَىُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ ». قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِى أَىُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ ». قَالَ قُلْتُ: اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّومُ. قَالَ فَضَرَبَ فِى صَدْرِى وَقَالَ « وَاللَّهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ - [مسلم ؛ابوداود]

- اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو منذر (ابی بن کعب کی کنیت)؛کیا تو جانتا ہے کہ کتاب اللہ کی کونسی سب سے عظیم آیت تیرے پاس ہے ؟میں نے جوب دیا ؛اللہ تعالی اور اسکے رسول زیادہ جانتے ہیں ؛آپ ﷺ نے پھر فرمایا ؛اے ابو منذر ؛کیا تو جانتا ہے کہ کتاب الہی کی کونسی سب سے عظیم آیت تیرے پاس ہے ؟حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا :اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم : [یعنی آیت الکرسی] پس آپ ﷺ [اپنے دست مبارک سے] میرے سینے پر مارااور فرمایا :ابومنذر تجھے علم مبارک ہو

شفاعت

شفاعت کیا ہے

- اللہ تعالیٰ کے حضور کسی کے لیے سفارش کی عاجزانہ دعا (یعنی اس کے گناہوں کو معاف کرنے، اس کی کوتاہیوں سے در گذر کرنے اور اس کو اپنی رحمت و مغفرت کے دامن میں لے لینے کی دعا

وہ ہستیاں جو شفاعت کر سکیں گی (قرآن و حدیث کی روشنی میں)

← نبی اکرم ﷺ
← انبیاء علیہ السلام
← ملائکہ
← صدیقین و شہداء
← علماء
← قرآنِ کریم و صوم (روزہ)
← عمر رسیدہ مومن اور مومنین صالحین

شفاعت

وہ جن کے حق میں شفاعت ممکن ہو گی

- وہ ایمان والے جن کا ایمان و عمل حساب کتاب کے وقت اتنا کم ہو گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ عدل و مغفرت کے تحت بخشے جانے کے مستحق قرار نہ پا سکیں گے

ابو ہریرہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! لوگوں میں آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والا کون شخص ہو گا؟ تو آپؐ نے فرمایا: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ۔ البخاری جس شخص نے خلوص دل کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کہا

وہ جن کے حق میں شفاعت قبول نہ ہو گی

- چار قسم کے مجرمین کا ذکر سورۃ المدثر میں (۴۱ – ۴۸)، جو نماز و زکوۃ کے تارک ہیں
- جو اہل باطل کفار کی خلاف اسلام باتوں میں شریک رہتے ہیں
- جو قیامت کا انکار کرتے ہیں

شفاعت

...وہ جن کے حق میں شفاعت قبول نہ ہو گی

- جو شخص شفاعت کے حق ہونے ہی کا منکر ہو (حدیث) من كذَّبَ بالشَّفاعةِ فلا نصيبَ لَهُ فيها
- جو لوگ دین میں نئی چیزیں ایجاد کرکے ڈال دیں گے (بدعت) سُحْقًا سُحْقًا لِمَن بَدَّلَ بَعْدِي (مسلم)
- منافقین - إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا (4/145) یقیناً منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور تم کسی کو اِن کا مددگار (سفارشی) نہ پاؤ گے
- جن کو قرآن روک لے گا وہ آپ ﷺ کی تیسری شفاعت سے بھی محروم رہیں گے -(بخاری و مسلم کی حضرت انسؓ سے طویل روایت _ حشر میں آپ ﷺ کی شفاعتِ کبریٰ کے بعد جب پھر آپ کو شفاعت کی اجازت ملے گی تو ایک خاص مقررہ تعداد کی شفاعت ہو سکے گی، پھر طویل حمد و ثنا کے بعد تیسری مرتبہ پھر آپ ﷺ کو شفاعت کی اجازت ملے گی تو ایک خاص مقررہ تعداد کی شفاعت پھر ہو سکے گی - اس کے بعد دوزخ میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جنہیں قرآن روک لے گا)

شفاعت

- شفاعت کے بارے میں قرآن میں دو قسم کی آیات
- ایک وہ جن میں سرے سے شفاعت کی نفی کی گئی ہے اور دوسری وہ جن میں شفاعت کا تصور موجود ہے کچھ حدود و قیود اور شرائط کے ساتھ
- شفاعت کا سارا نظام - اللہ تعالیٰ کے اختیار میں
- شفاعت کے مقاصد: ۱- ایمان رکھنے والے گناہ گار انسانوں کے لیے اللہ کی طرف سے خصوصی رعایت ۲-اعلیٰ درجے کے نیکوکار لوگ (انبیاء ورُسل، شہداء، صالحین وغیرہ) کی عزت افزائی

کن حدود و قیود کے ساتھ شفاعت ممکن ہو گی؟

1. اذن شفاعت یعنی اللہ کی طرف سے شفاعت کی اجازت مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ
2. جس کی شفاعت کی جارہی ہے اس سے اللہ راضی بھی ہو- وَلَا يَشۡفَعُوۡنَۙ اِلَّا لِمَنِ ارۡتَضٰى
3. شفاعت کرنے والا صحیح اور حق وانصاف پہ مبنی بات کرے- لَّا يَتَكَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا

شفاعت

قرآن واحادیث میں شفاعت سے متعلق کیوں اتنا زیادہ زور ؟

- قرآنِ کریم کی 30 آیات میں شفاعت اور اس سے متعلق مضمون
- دنیا میں چونکہ لوگوں کی گمراہی کے بڑے اسباب میں سے ایک سبب شفاعت کے بارے میں غلط عقائد ہیں،انسانی تاریخ میں پچھلی قومیں، نزولِ قرآن کے وقت کی موجود قومیں (اور اب امتِ مسلمہ کا بھی معتدبہ حصہ) شفاعت کے بارے میں شدید غلط فہمیوں کا شکار رہا ہے اور ہے اسلیئے قرآن نے اس مسئلے کو اتنا کھول کر بیان کر دیا ہے کہ اس میں کسی اشتباہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی
- (قرآن میں ان مقامات پر شفاعت کا بیان- البقرہ(48, 123, 254, 255)، الانعام(94) الاعراف(53)،یونس(3, 18)، مریم(78)، طٰہٰ(109)، الانبیاء(28)، سبا(23) الزمر، (43-44)، المؤمن(18)، الدخان(86)، النجم (62)،النبا (37, 38)

شفاعت

شفاعت کے بارے میں اتنا غلو پایا جانا اور قرآن و سنت سے بعید عقائد و نظریات- وجوہات

1. قرآن کو سمجھ کر نہ پڑھنا ، دنیا اور آخرت کے متعلق نظریات و عقائد قرآن و احادیث سے اخذ نہ کرنا۔ اس کے بر عکس جو کچھ پچھلی نسلوں سے ہوتا دیکھتے سنتے آئے اسی کو قبول کر لینا یا پھر معاشرے اور خاندان میں رائج عقائد کو قبول کر لینا اور اِن عقائد و نظریات کو قرآن اور حدیث کے معیارات پر نہ جانچنا

2. واعظین کا شفاعت سے متعلق بیان کی گئی استثنائی صورتوں کو قرآن اور احادیث کے صحیح مفہوم سے بعید، ضعیف و موضوع روایات اور گھڑے ہوئے قصوں کے ساتھ بیان کرنا اور وہ مفہوم بیان کرنا جس کی تردید قرآن کا موضوع ہے

رسول اللہ صلی ﷺ اور دیگر انبیاء علیہ السلام اس لیے نہیں آئے تھے کہ لوگوں کو شفاعت کی بنیاد پر نجات کی امید دلائیں بلکہ وہ ایمان و عمل صالح کی بنیاد پر نجات کی دعوت دیتے تھے

اس ضمن میں دین کی بنیادی دعوت نظروں سے کبھی بھی اوجھل نہ ہو جو انبیاء علیہ السلام لے کے آئے

شفاعت

دین کی بنیادی دعوت

- دین کی بنیادی دعوت توحید وآخرت کی دعوت ہے جو مختلف انبیاء اور رسول اپنے اپنے زمانوں میں لے کر آئے
- اس دعوت کا خلاصہ - انسانوں کا ایک پروردگار ہے۔ انسانوں پر لازمی ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے احکام کی پیروی کریں۔ کیونکہ ایک دن وہ سارے انسانوں کو جمع کرکے ان کے تمام اعمال کا جائزہ لے گا اور پھر عدل کے ساتھ لوگوں کے ابدی مستقبل کا فیصلہ کر دے گا
- پورا قرآن اس بات کی دعوت سے بھرا پڑا ہے کہ ایمان و عملِ صالح کو اختیار کرو اور نجات پا جاؤ
- وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ 2/123
- أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ o وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ 53/37-38

زندگی اللہ کی نافرمانی میں بسر کرکے کسی "بزرگ ہستی" کے بھروسے یہ امید رکھنا کہ شفاعت کے ذریعے سے اسے نجات مل جائے گی تو یہ تصور دین کی **بنیادی دعوت** ہی سے متصادم ہے

شفاعت

○ عَن أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ، فَذَكَرَ الغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، قَالَ:لا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَومَ القِيَامَةِ علَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ له رُغَاءٌ يقولُ: يا رَسولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فأقُولُ: لا أَمْلِكُ لكَ شيئًا، قدْ أَبْلَغْتُكَ،

ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک موقع پر نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خیانت کے بارے میں گفتگو فرمائی اور (آخرت کے نتائج کے اعتبار سے) اُسے غیر معمولی اہمیت کا حامل گناہ قرار دیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہوگا جو بڑبڑا رہا ہوگا اور وہ کہے گا اے اللہ کے رسولؐ میری مدد کریں تو میں کہوں گا مجھے تمہارے معاملے میں اللہ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے تو (جو حق پہنچانا تھا) تمھیں پہنچا چکا ہوں

لا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَومَ القِيَامَةِ علَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ له حَمْحَمَةٌ، فيَقولُ: يا رَسولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فأقُولُ: لا أَمْلِكُ لكَ شيئًا، قدْ أَبْلَغْتُكَ،

تم میں کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر سوار گھوڑا ہنہناتا ہوگا وہ کہے گا اے اللہ کے رسول میری مدد کریں میں کہوں گا جس پر پر میں کہوں گا: مجھے تمہارے معاملے میں اللہ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں تو (جو حق پہنچانا تھا) تمھیں پہنچا چکا ہوں

لا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَومَ القِيَامَةِ علَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يقولُ: يا رَسولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فأقُولُ: لا أَمْلِكُ لكَ شيئًا، تم میں کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اُس کی گردن پر کوئی بکری لدی ہوئی ہو اور وہ پکار رہی ہو وہ کہے گا اے اللہ کے رسول میری مدد کریں میں کہوں گا جس پر پر میں کہوں گا: مجھے تمہارے معاملے میں اللہ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں تو (جو حق پہنچانا تھا) تمھیں پہنچا چکا ہو

شفاعت

لا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَومَ القِيَامَةِ علَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فيَقولُ: يا رَسولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فأقُولُ: لا أَمْلِكُ لكَ شيئًا، قدْ أَبْلَغْتُكَ،

میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر چیخنے والی کوئی جان ہو تو وہ کہے گا اے اللہ کے رسول میری مدد کریں تو میں کہوں گا : مجھے تمہارے معاملے میں اللہ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں تو (جو حق پہنچانا تھا) تمہیں پہنچا چکا ہوں

لا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَومَ القِيَامَةِ علَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فيَقولُ: يا رَسولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فأقُولُ: لا أَمْلِكُ لكَ شيئًا، قدْ أَبْلَغْتُكَ،

میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے اس کی گردن پر لدے ہوئے کپڑے حرکت کر رہے ہوں تو وہ کہے گا اے اللہ کے رسول میری مدد کریں تو میں کہوں گا : مجھے تمہارے معاملے میں اللہ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں تو (جو حق پہنچانا تھا) تمہیں پہنچا چکا ہوں

لا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَومَ القِيَامَةِ علَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فيَقولُ: يا رَسولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فأقُولُ: لا أَمْلِكُ لكَ شيئًا، قدْ أَبْلَغْتُكَ. (صحيح مسلم-1831) و البخاري – 3073

میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے اس کی گردن پر اور اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہوا ہوگا تو وہ کہے گا اے اللہ کے رسول میری مدد کریں تو میں کہوں گا : مجھے تمہارے معاملے میں اللہ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں تو (جو حق پہنچانا تھا) تمہیں پہنچا چکا ہوں

شفاعت

○ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ...قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنْ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنْ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنْ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِنَّ لَكِ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا-

(جامع ترمذي) و مسلم و نسائي والبخاري وأحمد و الطبراني

○ آپ ﷺ نے فرمایا اے قریش کے لوگو ! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، میں تم لوگوں کے لیے اللہ کی بارگاہ میں نفع یا تکلیف کا اختیار نہیں رکھتا، اے بنو عبد مناف ! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ، میں تم لوگوں کے لیے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے بنو قصی بنو عبدالمطلب اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ میں تم لوگوں کے لیے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے فاطمہؓ بنت محمدؐ اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، میں تمہارے لیے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ بیشک تمہاری قرابت کا مجھ پر حق ہے اور میں اس حق دنیا ہی میں پورا کروں گا۔

شفاعت

شفاعت _ غیر اسلامی نظریات

- شفاعت کرنے والا اللہ پر دباؤ ڈال کر لوگوں کو چھڑوا سکتا ہے۔ (غیر اسلامی و غیر قرآنی نظریہ) قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الأَرْضِ جَمِيعًا - 5/17
- اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے والے سے اتنی محبت کرتا ہے کہ وہ شفاعت کرنے والے کی غلط سفارش کو بھی مسترد نہیں کر سکتا
- شفاعت کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی مرضی، اس کی اجازت، اور اس کے قانونِ عدل و قسط کے خلاف بھی سفارش کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسی سفارش بھی مان لے گا
- نجات کے لیے ایمان، علمِ صالح اور اللہ کا قانونِ عدل و قسط بنیادی اہمت کا حامل نہیں بلکہ شفاعت کرنے والے کے اختیارات کلیدی اہمیت کے حامل ہیں اس لیے اصل بخشش کی بھیک سفارش کرنے والے سے ہی مانگنی چاہیے

شفاعت

غیر مقبول شفاعتیں

- اللہ کی اجازت اور مرضی کے بغیر آسمان کے تمام فرشتوں کی سفارش غیر مقبول ہو گی - 53/26
- حضرت نوحؑ کے بیٹے کے حق میں سفارش مسترد ہو گئی - 11/45-47
- حضرت ابراہیمؑ کے والد کے حق، قیامت کے دن سفارش غیر مقبول ہو گی - صحيح البخاری
- حضرت عیسیٰؑ اپنی امت کی مغفرت کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں گے - 5/118
- آپ ﷺ کی دعائے مغفرت رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کے حق میں قبول نہیں کی گئی 9/81
- آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے لیے آپؐ کی محبت اور تڑپ ۔آیت کا نزول إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ج 28/56
- لعنت وملامت کرنے والے قیامت کے دن نہ شفاعت کر سکیں گے اور نہ گواہی دے سکیں گے (بلا شبہ بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن کسی کے حق میں گواہ نہ بن سکے گے اور نہ سفارش کر سکیں گے (عن ابو دردا – صحيح مسلم)

شفاعت

مقبول شفاعتیں

- آپ ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار " جس شخص نے خلوص دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا" - مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِه — البخاری۔ 44
- اذان سننے کے بعد جو مسنون دعا (اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ..) پڑھے گا - صحیح مسلم
- رسولِ اکرم ﷺ قیامت کے دن ناامید لوگوں کو خوشخبری دیں گے آپ کے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہوں گی اور کرامت آپ کے حصے میں آئے گی (سنن ترمذی ، سن دارمی)
- قیامت کے دن شہید کی اپنے ۷۰ رشتہ داروں کی شفاعت قبول کی جائے گی - (ابن ماجہ)
- نبی اکرم ﷺ نصف سے زیادہ امت کی شفاعت کریں گے (مختلف مرحلوں میں - (ترمذی)
- وہ لوگ جو سفارش کو مقبول بنانے والے اعمال پہ عامل ہوں گے (دس مرتبہ صبح، دس مرتبہ شام نبی ﷺ پر درود بھیجنا، روزے رکھنا، سورۃ الملک، البقرہ، آل عمران اور قرآن کی بکثرت تلاوت کرنا، جنت کے حصول اور جہنم سے پناہ کی دعائیں) - [احادیث مبارکہ کے مطابق]

شفاعت

خلاصہ

- آخرت میں انسان کی نجات کا دار و مدار صحیح ایمان اور صحیح اچھے اعمال پر
- ایمان اور توحید کے بغیر کسی انسان کا داخلہ جنت میں نہ ہوسکے گا
- شفاعت کا ذریعۂ نجات ثانوی اور فروعی ہے - اصل دار و مدار ایمان اور عمل پر ہوگا
- اللہ تعالیٰ کل اختیارات کا مالک ہے، حاکم مطلق ہے، اس کے فیصلوں کا کوئی نہیں بدل سکتا
- اللہ تعالیٰ الرحمٰن اور الرحیم ہے اسی کے رحم اور فضل و کرم سے انسانوں کی مغفرت ہو گی، شفاعت اس قانونِ مغفرت کے ماتحت ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی شفاعت نہ کرسکے گا
- اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی تکریم اور عزت افزائی کے لیے ان کو بعض دوسے ادنیٰ درجے کے صاحب ایمان لوگوں کی شفاعت کی اجازت دے گا اور ان کی شفاعت قبول فرمائے گا
- شفاعت کی مختلف نوعیتیں ہیں (بلاحساب جنت میں جانے والوں کی شفاعت، جنت میں بلندئ درجات کی سفارش، اصحاب اعراف کی شفاعت، دوزخی کو سخت عذاب کی بجائے ہلکے عذاب کی شفاعت)

اللہ تعالیٰ ہمیں کامل راسخ ایمان اور سنتِ رسولؐ کے مطابق عمل صالح کی توفیق دے اور آپؐ کی شفاعت نصیب فرمائے - آمین

شفاعت

مصادر، کتب برائے مزید مطالعہ

- تقویۃ الایمان - از شاہ اسمٰعیل شہیدؒ (تیسری فصل)
- اسلام میں نجات کا تصور اور عقیدہ شفاعت - از مولانا خلیل الرحمٰن چشتی
- مسئلہ شفاعت - از مبشر نذیر
- تفہیم القرآن از سید مودودیؒ تفسیر سورۃ طہ حاشیہ 86